AFKĀR *Journal of Islamic & Religious Studies*
Volume 5, Issue 1, June 2021, PP: 235-248
E-ISSN 2616-8588; P-ISSN 2616-9223
www.afkar.com.pk; hjrs.hec.gov.pk

Scan for download

غزواتِ نبوی ﷺ میں نفسیاتی جنگ کے پہلو

Aspects of Psychological Warfare in the Battles of the Prophet
(May Allah's peace and blessings upon him)

Tahira Batool [1], Muhammad Rafiq [2]
[1] Lecturer, Islamic Studies, Kohat University of Science and Technology, Pakistan
Lecturer, Department of Seerat Studies, Allama Iqbal Open University, Islamabad

ARTICLE INFO

Article History:
Received 01 May 2021
Revised 05 June 2021
Accepted 25 June 2021
Online 30 June 2021

DOI:

***Keywords**:*
Psychological Warfare, Nuclear Weapons, Psychological Attack, Muslim leaders, Ammunition, Missiles.

ABSTRACT

Psychological warfare is a helpful weapon that weakens the enemy by defeating a psychological attack. Conversely, psychological warfare creates fear and panic in the enemy. In this warfare, the war is won through various tactics to destroy enemies' morale, depressing troops' psychological states. This war is more important today than the traditional war, and many countries rely on it. It is significant to mention that this war has played an essential role in Islamic history. The Last Prophet Muhammad (May Allah's peace and blessings upon him) often used the traits of psychological warfare and won the wars. This article deals with the details and outcomes of the psychological warfare during the lifetime of the Prophet (May Allah's peace and blessings upon him). Beginning with the various statements on psychological warfare, the researchers chronically described psychological warfare steps taken in all the battles fought by the Prophet (May Allah's peace and blessings upon him). The interesting factor of the article is the research to bring out the psychological warfare element in all the battles, which is a guideline for contemporary Muslim leaders. The paper is worth reading research as nuclear weapons, ammunition and missiles cannot achieve the goals that come with powerful, integrated and organized weapons of psychological warfare.

*Author's email: tahira.batool@kust.edu.pk

CC BY

تمہید:

نفسیاتی جنگ ایک آزمودہ اور کارآمد ہتھیاراور بہترین حکمت عملی ہے۔دنیا کے اکثر ممالک اپنے دشمنوں کو شکست دینے کے لیے یہی حکمت عملی اپناتے ہیں۔جنگوں کے دوران دشمن کوڈرانے،دھمکانے اور خوف وہراس میں مبتلا کرنے کے لیے پروپیگنڈہ، دھمکیوں اور دیگر غیر جنگی تکنیکوں کو استعمال میں لایا جاتا ہے۔موجودہ دور میں روایتی جنگ سے زیادہ نفسیاتی جنگ کی اہمیت ہے کیونکہ نفسیاتی طور پر دشمن کے ذہن کو مختلف حربوں سے متاثر کرکے مفلوج اور ان کے عزم وحوصلوں کو کمزور کر دیا جاتا ہے۔اس طرح دشمن کو بے بس کر کے فتح حاصل کی جاتی ہے۔اس میں جانی اور مالی نقصان سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔

نفسیاتی جنگ کا لفظ بہت سے دوسری اصطلاحات کے لیے استعمال ہوتا ہے۔جیسے نفسیاتی آپریشن،سیاسی جنگ اور پروپیگنڈا وغیرہ۔[1] بیلا نفسیاتی جنگ کے بارے میں لکھتے ہیں:

> یہ اصطلاح کسی بھی ایسی حرکت کی نشاندہی کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے جس کا استعمال بنیادی طور پر نفسیاتی طریقوں سے ہوتا ہے جس کا مقصد دوسرے لوگوں میں منصوبہ بند نفسیاتی رد عمل پیدا کرنا ہوتا ہے۔[2]

انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا میں نفسیاتی جنگ کی تعریف یہ بیان ہوئی ہے:

> دشمن کے خلاف پروپیگنڈا اور اسی طرح کے دیگر اقدامات جن کا تعلق عسکری، اقتصادی اور سیاسی حکمت عملی سے ہو۔[3]

رابرٹ نفسیاتی جنگ کی تعریف یہ بیان کرتا ہے:

> نفسیاتی جنگ پراپیگنڈہ، دھمکیوں، اور جنگوں کے دوران دیگر غیر جنگی تکنیکوں کا منصوبہ بند حربہ استعمال ہے، جو دشمنوں کو گمراہ کرنے، ڈرانے، خوفزدہ کرنے، یا کسی اور طرح کی سوچ اور سلوک کو متاثر کرنے کے لیے جغرافیائی سیاسی بدامنی کے وقفوں سے استعمال ہوتا ہے۔[4]

ڈاکٹر ولیم نفسیاتی جنگ کے بارے میں لکھتے ہیں:

> نفسیاتی جنگ قوم کی ان مجموعی کوششوں کا نام ہے جو دشمن قوم کے رویہ اور ذہن کو متاثر کرنے کے لیے کی جائیں اور اس کاروائی میں وہ خوف وہراس بھی شامل ہے جو دشمن قوم کا رویہ درست کرنے کے لیے پھیلایا جائے۔[5]

گویا کہ نفسیاتی جنگ وہ جنگ ہے جو ذرائع ابلاغ سے لڑی جائے اور جس میں پروپیگنڈہ، دھمکیوں، اور دیگر غیر جنگی تکنیکوں کا منصوبہ بند حربہ استعمال کیا جائے اور دشمن یا مخالف کو نفسیاتی طور پر اتنا زچ کر دیا جائے کہ وہ لڑنے کے قابل نہ رہے۔ دشمن کے حوصلے پست کر دیئے جائیں اور اسے خوف وہراس میں مبتلا کر دیا جائے۔نفسیاتی جنگ سے دشمن کی مادی اور معنوی طاقت کا خاتمہ کیا جاتا ہے۔

غزواتِ نبوی میں نفسیاتی جنگ کے پہلو

آپ ﷺ نے مختلف غزوات میں ایسے نفسیاتی اقدامات کیے جن سے دشمن کے حوصلے کمزور ہو گئے۔ نفسیاتی جنگ کا عمل جنگ سے پہلے، درمیان اور جنگ کے بعد بھی ہوتا ہے۔ ذیل میں ان غزوات کا ذکر کیا جاتا ہے جن میں آپ ﷺ نے نفسیاتی دباؤ کے پہلوؤں کو استعمال کیا۔

غزوہ بدر میں نفسیاتی جنگ کے پہلو

غزوہ بدر میں آپ ﷺ نے نفسیاتی جنگ کے اصول پر عمل فرمایا۔ آپ ﷺ نے غزوہ بدر میں دشمن پر نفسیاتی دباؤ کے جو اقدامات کیے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ اقتصادی ناکہ بندی

قریش مکہ کا اہم پیشہ تجارت تھا۔ ان کے تجارتی قافلے شام جاتے تھے۔ یہ شاہراہ مدینہ کے قریب سے ہو کر جاتی تھی۔ اس شاہراہ کی تجارت سے اہل مکہ ایک خطیر رقم سالانہ حاصل کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے قریش مکہ پر معاشی دباؤ کے لیے اس شاہراہ پر پہرہ بیٹھا دیا۔ قریش مکہ اس اقتصادی ناکہ بندی کے سبب پریشان تھے۔[6]

2۔ میدانِ بدر میں پانی کے چشموں کا انتخاب

آپ ﷺ نے بدر کے سب سے قریب کے چشمے پر لشکر کو ٹھہرنے کا حکم فرمایا تو حضرت حباب بن منذر نے آپ ﷺ کو رائے دی کہ:

هَذَا لَيْسَ بِمَنْزِلٍ فَانْهَضْ بِالنَّاسِ حَتَّى نَأْتِيَ أَدْنَى مَاءٍ مِنْ الْقَوْمِ ، فَنَنْزِلَهُ ثُمَّ نُغَوِّرُ مَا وَرَاءَهُ مِنْ الْقُلُبِ ثُمَّ نَبْنِي عَلَيْهِ حَوْضًا فَنَمْلَؤُهُ مَاءً ثُمَّ نُقَاتِلُ الْقَوْمَ فَنَشْرَبُ وَلَا يَشْرَبُونَ[7]

ترجمہ: یہ مقام کوئی اچھی جگہ نہیں ہے۔ آپ ﷺ لوگوں کو لے کر (تشریف لے) چلیے کہ ہم اس چشمے تک پہنچ کر اتر پڑیں جو ان لوگوں سے بہت قریب ہے اور ان کے پیچھے جتنے چشمے اور گڑھے ہیں ان کو ناکارہ کر دیں اور وہاں ایک حوض بنا کر اسے پانی سے بھر لیں اور ان لوگوں سے جنگ کریں، تاکہ ہمیں پینے کو پانی ملتا رہے اور انہیں نہ ملے۔

آپ ﷺ نے حباب بن منذر کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے ان لوگوں سے قریب ترین چشمے پر اترے اور اس کے پیچھے جتنے چشمے تھے انہیں ناکارہ کر دیا۔ اپنے چشمے پر حوض بنا کر پانی بھر لیا۔

3۔ میدانِ جنگ میں صف بندی، دعا اور اللہ کی مدد کا مژدہ

آپ ﷺ نے خود صحابہ کرام ؓ کو صف بستہ کیا۔ آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں ایک تیر تھا جس کے ذریعے آپ ﷺ مسلمانوں کو آگے اور پیچھے کر رہے تھے اور ان سب کو برابر کیا۔ قریش مکہ نے یہ سارا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا۔[8]

آپ ﷺ نے جنگ میں صحابہ کرام کے دلوں میں جہاد کا جذبہ ان الفاظ سے پیدا کیا:

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يُقَاتِلُهُمْ الْيَوْمَ رَجُلٌ فَيُقْتَلَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا ، مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ إلّا أَدْخَلَهُ اللّهُ الْجَنّةَ[9]

ترجمہ: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے آج جو شخص بھی ان لوگوں سے جنگ کرے گا اور صبر کے ساتھ ثواب سمجھ کر قتل ہو جائے گا آگے بڑھتا ہوا ہو گا پیٹھ پھیرنے والا نہ ہو گا تو اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

آپ ﷺ نے اس دن اللہ تعالی کے حضور گڑ گڑا کر اور قسمیں دے کر دعا کی۔

اللّٰہُمّ إِنْ تَہْلِكْ هَذِهِ الْعِصَابَةُ الْيَوْمَ لَا تُعْبَدْ[10]

ترجمہ: یا اللہ اگر تو نے آج اس جماعت کو ہلاک کر دیا تو پھر تیری عبادت نہ کی جائے گی۔

آپ ﷺ نے اتنی گریہ زاری سے دعا صحابہ کرام ؓ کے دلوں کو مضبوط کرنے کے لیے کی تھی۔ علامہ نووی اس کے بارے میں لکھتے ہیں:

إِنَّمَا فَعَلَہَا النَّبِيّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَرَاهُ أَصْحَابه بِتِلْكَ الْحَال ، فَتَقْوَى قُلُوبهمْ بِدُعَائِهِ[11]

ترجمہ: اس قدر شدت کے ساتھ اس لیے دعا کی تھی تا کہ صحابہ کرام ؓ آپ ﷺ کو دعا کرتے دیکھ لیں اور آپ ﷺ کی دعا سے صحابہ ؓ کے دل قوی ہو جائیں۔

4۔ قریش مکہ پر کنکریاں پھینکنا

آپ ﷺ نے قریش مکہ کے حوصلے پست کرنے کے لیے مٹھی بھر کنکریاں ان کی طرف پھینکیں۔ پھر صحابہ کو حکم دیا:

شِدّوا،فَكَانَتْ الْہَزِيمَةُ فَقَتَلَ اللّٰهُ تَعَالَى مَنْ قُتِلَ مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ ، وَأَسَرَ مَنْ أَسَرَ مِنْ أَشْرَافِہِمْ[12]

ترجمہ: حملہ کرو، پھر شکست ہو گئی پس اللہ تعالی نے قریش کے سردار قتل کر دیئے اور ان میں سے بہت سے اشراف کو اسیر کر دیا۔

5۔ قریش مکہ کا تعاقب

مسلمانوں کے سخت حملوں سے قریش مکہ کی صفیں درہم برہم ہو گئیں۔ ان میں بھگدڑ مچ گئی۔ قریش مکہ نے بھاگنا شروع کر دیا۔ مسلمانوں نے ان کا تعاقب کیا اور ان کو شکست ہو گئی۔[13]

غزوہ احد میں نفسیاتی جنگ کے پہلو

آپ ﷺ نے غزوہ احد میں دشمن پر نفسیاتی دباؤ کے جو اقدامات کیے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ دستے تعینات کرنا

آپ ﷺ نے مدینہ میں داخلے کے مختلف راستوں میں دستے تعینات کر دیئے تھے۔ تا کہ ہنگامی صورت حال سے نپٹا جائے اور غفلت میں دشمن مسلمانوں پر حملہ نہ کر دے۔ یہ دستے ان راستوں پر گشت کرتے تھے۔[14]

2۔ درے پر حفاظتی دستے کا تقرر

آپ ﷺ کا لشکر احد پہاڑ کو پشت پر رکھ کر صف آراء ہوا۔ پیچھے درہ ہونے کی وجہ سے پشت پر حملے کا خطرہ تھا۔ آپ ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن جبیر ؓ کی قیادت میں پچاس تیر اندازوں کا دستہ تعینات فرمایا اور انہیں درہ نہ چھوڑنے کا حکم دیا تا کہ کفار ہماری پشت کی طرف سے حملہ نہ کر دیں۔[15]

3۔ آپ ﷺ کا لشکر میں شجاعت اور بہادری کی روح پھونکنا

آپ ﷺ نے صحابہ کرام ؓ کو جنگ کی ترغیب دی اور تاکید فرمائی کہ جب دشمن سے ٹکراؤ ہو تو بہادری اور ثابت قدمی سے ان کا مقابلہ کریں۔ پھر آپ ﷺ نے ایک تیز تلوار بے نیام کی اور وہ آپ ﷺ نے حضرت ابو دجانہ ؓ کو دی۔ وہ وہی والی تلوار لے کر اور سر پر سرخ پٹی باندھ کر فریقین کی صفوں کے درمیان اکڑ کر چلنے لگے۔ اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا:

إنها لمشية يبغضها الله إلا في مثل هذا الموطن[16]

ترجمہ: یہ چال اللہ تعالی کو ناپسند ہے لیکن اس جیسے موقع پر نہیں۔

4۔ آپ ﷺ کی شہادت کی خبر کا پھیلنا

حضرت مصعب بن عمیر ؓ جنگ میں شہید ہو گئے۔ ان کی شکل آپ ﷺ کی مشابہ تھی۔ اس لیے آپ ﷺ کی شہادت کی خبر پھیل گئی۔ اس افواہ سے بڑے بڑے بہادروں کے اوسان خطا ہو گئے۔ مسلمانوں نے ہمت ہار دی۔ حضرت کعب بن مالک ؓ نے آپ ﷺ کو پہچان لیا۔ انہوں نے سب مسلمانوں کو آواز دی تو سب مسلمان آپ ﷺ کے گرد اکھٹے ہو گئے۔[17]

5۔ آپ ﷺ کا قریش مکہ کا تعاقب

آپ ﷺ صحابہ کرام ؓ کو لے کر دشمن کے تعاقب میں نکلے۔ آپ ﷺ کا اس میں مقصد یہ تھا کہ تاکہ دشمن یہ نہ سمجھے کہ ہم نے مسلمانوں کو شکست دے دی ہے اب وہ ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ آپ ﷺ نے دشمن کا تعاقب مدینہ سے آٹھ میل مقام حمراء الاسد تک کیا۔ آپ ﷺ تین دن وہاں قیام کر کے پھر واپس مدینہ آ گئے۔[18]

اس جرات مندانہ اقدام سے قریش مکہ کو یقین ہو گیا کہ مسلمانوں میں نقصانات کے باوجود اتنا دم خم ہے کہ وہ حملہ آور کو جواب دے سکیں۔

غزوہ خندق میں نفسیاتی جنگ کے پہلو

آپ ﷺ نے غزوہ خندق میں دشمن پر نفسیاتی دباؤ کے جو اقدامات کیے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ تجارتی شاہراہوں پر پہرہ

آپ ﷺ کفار مکہ پر معاشی دباؤ ڈالنے کے لیے اور ان کی معاندانہ سرگرمیوں کو ختم کرنے کے لیے شام اور عراق جانے والی شاہراہوں پر پہرہ بٹھا دیا۔[19]

2۔ خندق کھودنا

آپ ﷺ کو کفار کے لشکر کی اطلاع ملی تو آپ نے مجلس مشاورت منعقد فرمائی۔ حضرت سلمان فارسی نے خندق کھودنے کا مشورہ دیا۔ مدینہ میں تین طرف مکانات اور نخلستان تھے۔ صرف شامی طرف سے حملے کا خطرہ ممکن تھا۔ آپ ﷺ نے حدود قائم کی اور صحابہ کرام کے ساتھ مل کر خندق کھودی۔ دس دس آدمیوں پر دس دس گز زمین تقسیم کی گئی۔ بیس دن میں یہ کام انجام پایا۔[20] کفار کا لشکر جب مدینہ پہنچا تو وہ خندق کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔

3۔ اندرونی دفاع

یہودی میں سے اب بنی قریظہ ہی مدینہ میں رہ گئے اور وہ قریش سے مل گئے۔اس طرح مدینہ میں اندرونی دفاع خطرے میں پڑ گیا۔ کیونکہ عورتیں جس قلعے میں تھیں وہ بنو قریظہ کی آبادی کے ساتھ تھا۔ یہودیوں نے جب دیکھا کہ تمام مسلمان آپ ﷺ کے ساتھ ہیں تو ایک یہودی نے قلعہ پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ رسول اکرم کی پھوپھی حضرت صفیہ ؓ نے اس کا سر قلم کر دیا۔ پھر اس کا سر قلعے کے نیچے پھینک دیا۔ اس طرح یہودی سمجھے کہ قلعہ میں کوئی فوج موجود ہے اور انہوں نے پھر حملے کی جرأت نہیں کی۔اس طرح عورتیں محفوظ رہیں۔[21]

4۔ کفار کی صفوں میں انتشار

حضرت نعیم بن مسعود ؓ جو درپردہ مسلمان ہو چکے تھے۔ آپ ﷺ نے اسے بنو قریظہ، قریش اور بنو غطفان کے درمیان پھوٹ ڈالنے کی ہدایت

کی۔ چنانچہ حضرت نعیم بن مسعود ؓ بنو قریظہ کے پاس گئے اور انہیں یہ بات سمجھائی کہ بنو غطفان اور قریش واپس چلے جائے گے اور تمہیں مسلمانوں کے خلاف اکیلے ہی لڑنا پڑے گا۔ تم اس وقت تک ان کا ساتھ نہ دو جب تک وہ اپنے آدمی یرغمال کے طور پر تمہارے حوالے نہ کر دیں۔ اس کے بعد وہ بنو غطفان اور قریش کے پاس گئے اور انہیں کہا کہ بنو قریظہ کا مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ ہے وہ اب تمہارے آدمی یرغمال کے طور پر طلب کریں گے تاکہ انہیں مسلمانوں کے حوالے کر کے اپنے معاہدے کی تجدید کر لیں۔ اگلے دن بنو قریظہ نے بنو غطفان اور قریش سے یرغمال طلب کیا تو بنو غطفان اور قریش نے انہیں انکار کر دیا۔ اس طرح آپس میں پھوٹ پڑ گئی اور ان کے درمیان اتحاد ختم ہو گیا۔[22]

5۔ کفار کے اعصاب پر حملہ

غزوہ خندق جان و مال کے نقصان کی جنگ نہیں تھی بلکہ اعصاب کی جنگ تھی۔ اس میں کوئی خونریز معرکہ پیش نہیں آیا۔ اس جنگ کے نتیجے میں مشرکین کے حوصلے ٹوٹ گئے۔ اس سے ثابت ہوا کہ عرب کی ساری طاقتیں اکھٹی ہو کر بھی مسلمانوں کو ختم نہیں کر سکتی۔[23] آپ ﷺ نے اس جنگ کے بعد فرمایا:

الْآنَ نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَنَا نَحْنُ نَسِيرُ إِلَيْهِمْ[24]

ترجمہ: اب ہم ان پر چڑھائی کریں گے وہ ہم پر چڑھائی نہ کریں گے اب ہمارا لشکر ان کی طرف جائے گا۔

غزوہ خیبر میں نفسیاتی جنگ کے پہلو

آپ ﷺ نے غزوہ خیبر میں دشمن پر نفسیاتی دباؤ کے جو اقدامات کیے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ بنو غطفان کی ناکہ بندی

خیبر کے پاس بہت بڑا قبیلہ بنو غطفان آباد تھا۔ یہود نے ان لالچ دے کر اپنے ساتھ ملا لیا۔ آپ ﷺ نے ایسی حکمت عملی اختیار کی کہ بنو غطفان اور یہود آپس میں نہ مل سکیں۔ آپ ﷺ نے ایسی جگہ پر پراوڈالا کہ بنو غطفان کے اپنے گھر خطرے میں پڑ گئے اور وہ سمجھے کہ ہم پر حملہ ہو گیا ہے۔ اس لیے انہوں نے یہود سے علیحدگی اختیار کر کے اپنے علاقے میں چلے گئے۔[25] اس طرح آپ ﷺ نے بنو غطفان اور یہود کے درمیان حائل ہو کر ان کے آپس میں مدد کے امکانات ختم کر دیئے۔

2۔اسلامی لشکر کی اچانک خیبر آمد

اسلامی لشکر اچانک خیبر پہنچ گیا اور یہودیوں کو اس کی خبر ہی نہیں ہوئی۔یہودی جب صبح کھیتی باڑی کے لیے نکلے تو وہ اچانک اسلامی لشکر کو دیکھ کر چیختے ہوئے شہر کی طرف بھاگے۔[26] اسلامی لشکر سے یہودی ڈر گئے۔ آپ ﷺ نے ان کی حالت دیکھ کر فرمایا:

اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ[27]

ترجمہ: اللہ اکبر خیبر تباہ ہوا جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتر پڑتے ہیں تو ان ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے۔

3۔قلعوں کا محاصرہ

آپ ﷺ نے خیبر کے باقی قلعوں کو فتح کرنے کے بعد آخری قلعوں وطیح اور سلالم کا محاصرہ جاری رکھا۔اس سے وہ ڈر گئے اور اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا تو انہوں نے آپ ﷺ کو پیغام بھیجا کہ ہم یہاں سے چلے جاتے ہیں، آپ ﷺ ہماری جان بخشی کریں تو آپ ﷺ نے اس کو منظور کر لیا۔[28]

غزوہ فتح مکہ میں نفسیاتی جنگ کے پہلو

آپ ﷺ نے غزوہ فتح مکہ میں دشمن پر نفسیاتی دباؤ کے جو اقدامات کیے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

1۔فتح مکہ کی تیاری رازداری کے ساتھ

قریش مکہ نے صلح حدیبیہ کے معاہدہ کی عہد شکنی کی تو حضور اکرم ﷺ نے ان سے جنگ کا فیصلہ کیا۔ آپ ﷺ نے مسلمانوں اور اپنے اہل خانہ کو جنگ کی تیاری کا حکم دیا۔ لیکن آپ ﷺ نے کسی کو یہ نہیں بتایا کہ کن کے ساتھ جنگ کرنا ہے۔کسی کو اس بارے میں معلومات نہ ہونے کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ جب حضرت عائشہؓ آپ ﷺ کے سامان کی تیاری کر رہیں تھیں تو حضرت ابو بکر صدیقؓ آئے اور حضرت عائشہؓ سے اس کے بارے میں پوچھا۔[29] حضرت عائشہؓ نے لاعلمی کا اظہار کیا اور انہیں یہ جواب دیا:

" وَاللّهِ مَا أَدْرِي "[30] ترجمہ: اللہ کی قسم مجھے یہ معلوم نہیں ہے۔

آپ ﷺ قریش مکہ سے اپنے ارادے اور مقصد کو چھپانا چاہتے تھے اور رازداری کے ساتھ ان پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔اس لیے آپ ﷺ نے دعا فرمائی:

" اللّهُمّ خُذْ عَلَى قُرَيْشٍ الْأَخْبَارَ وَالْعُيُونَ حَتّى نَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً " [31]

ترجمہ: اے باری تعالی! آنکھوں اور خبروں کو قریش سے پکڑ لے یعنی نہ قریش کو ہماری تیاری کی خبر ہو اور نہ ہماری تیاری کو دیکھ سکیں۔

2۔جاسوس اور نگران مقرر

آپ ﷺ اور تمام راستوں پر جاسوس اور نگران مقرر فرمائے تاکہ ہر آنے جانے والے پر نظر رکھی جائے۔ آپ ﷺ نے مشکوک آدمی کو روکنے کا حکم دیا۔راستوں کی نگرانی کا کام نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرؓ کے سپرد کیا۔حضرت عمرؓ تمام راستوں پر گھومتے تھے اور اپنے آدمیوں کو مشکوک آدمیوں کو پکڑنے کا حکم دیا۔[32]

حاطب بن ابی بلتعہ نے رسول اکرم ﷺ کی مکہ آمد کی اطلاع ایک عورت کے ذریعے خط لکھ کر قریش کو بھیج دی۔ حضرت علی، حضرت مقداد، حضرت زبیر اور حضرت ابو مرثد غنوی کی مؤثر ناکہ بندی کے ذریعے وہ عورت راستے میں پکڑی گئی اور انہوں نے اس عورت سے مکہ میں حملہ کی اطلاع والا خط بر آمد کر والیا۔[33]

3۔ سریہ کی روانگی

آپ ﷺ نے قریش مکہ کو دھوکہ دینے کے لیے رمضان آٹھ ہجری کے شروع میں بطن اضم کی طرف ابو قتادہ ربعیؓ کے زیر قیادت ایک سریہ روانہ کیا۔ اس دستہ کو بھیجنے کا مقصد یہ تھا کہ لوگ یہ گمان کریں کہ آپ ﷺ مکہ کے بجائے اس علاقے کی طرف رخ کریں گے[34]۔

4۔ مر الظہران کے مقام پر نبی اکرم ﷺ کا آگ روشن کروانا

آپ ﷺ نے قریش مکہ پر نفسیاتی دباؤ کے لیے اور ان کے اندر مقابلہ کرنے کی روح ختم کرنے کے لیے مر الظہران کے مقام پر پہنچ کر نبی اکرم ﷺ نے اپنی فوج کے ہر سپاہی کو الگ الگ آگ روشن کرنے کا حکم دیا۔[35] اس طرح دشمن پر مسلمانوں کی تعداد زیادہ ظاہر ہو گی۔ جب ہر سپاہی نے الگ آگ روشن کی تو آگ سے تمام صحرا روشن ہو گیا۔ ابو سفیان بن حرب، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء تحقیق کے لیے باہر نکلے اور جب انہوں نے دس ہزار چولہوں کو روشن دیکھا تو ان پر سکتہ طاری ہو گیا۔[36]

5۔ ابو سفیان کو پہاڑ کے ناکے پر وادی کی تنگ جگہ پر کھڑا کروانا

آپ ﷺ نے ابو سفیان پر اور قریش مکہ پر نفسیاتی دباؤ ڈالنے کے لیے ابو سفیان کو پہاڑ کے ناکے پر وادی کی تنگ جگہ پر کھڑا کرا دیا تاکہ ابو سفیان لشکر اسلام کو دیکھ سکیں۔[37] اس سے ابو سفیان کے حوصلہ کمزور ہو جائے گا اور وہ ڈر جائے گے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ابو سفیان کو رہا کر دیا تاکہ وہ وہ مکہ جا کر قریش مکہ کو مسلمانوں کو اسلامی لشکر سے ڈرائیں۔ ابو سفیان نے اس کام کو بخوبی انجام دیا۔ رسول اکرم ﷺ کا ابو سفیان پر اختیار کردہ نفسیاتی وار خالی نہیں گیا اور جب یہ مکہ گئے تو انہوں نے مکہ جا کر لوگوں کو رسول کریم ﷺ کے لشکر کے بارے میں اطلاع دی۔ ان کی بیوی ہند بنت عتبہ نے لوگوں کو ابو سفیان کی باتوں پر یقین نہ کرنے کو کہا تو ابو سفیان نے غصے سے قریش مکہ کو کہا:

"وَيْلَكُمْ لَا تَغُرّنّكُمْ هَذِهِ مِنْ أَنْفُسِكُمْ فَإِنّهُ قَدْ جَاءَكُمْ مَا لَا قِبَلَ لَكُمْ بِهِ فَمَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ قَالُوا: قَاتَلَكَ اللّهُ وَمَا تُغْنِي عَنّا دَارُك ، قَالَ وَمَنْ أَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَهُوَ آمِنٌ فَتَفَرّقَ النّاسُ إلَى دُورِهِمْ وَإِلَى الْمَسْجِدِ"[38]

اس کے بہکاوے میں آکر دھوکے میں مبتلا نہ ہو، محمد ﷺ لشکر لے کر آگئے ہیں۔ جو ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو جائے، اسے امان ہے۔ تو لوگوں نے کہا کہ اللہ تجھے مارے، تیرے گھر کتنے آدمیوں سما سکتے ہیں؟ ابو سفیان نے کہا جو اپنا دروازہ اندر سے بند کر لے، اسے بھی امان ہے اور جو مسجد حرام میں داخل ہو جائے، اسے بھی امان ہے۔ یہ سنتے ہی لوگ تیزی سے اپنے گھروں کو اور بہت سے مسجد حرام میں داخل ہوئے۔

6۔ شہر مکہ کا محاصرہ

آپ ﷺ نے آپ ﷺ نے چاروں طرف سے مکہ کا محاصرہ کر لیا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنی فوج کو اکٹھے ایک ہی طرف سے مکہ میں داخل نہیں ہونے دیا بلکہ اپنی فوج کے سپاہیوں کو چار دستوں میں تقسیم فرمایا اور ہر ایک دستہ کو ایک طرف سے شہر کے اندر داخل ہونے کا حکم دیا۔ میسرہ کی قیادت حضرت زبیر کو تفویض کی اور انہیں حکم دیا کہ شمال کی جانب سے مکہ میں داخل ہوں۔ میمنہ لشکر کا سالار حضرت خالد بن ولید کو مقرر کیا اور انہیں حکم دیا کہ وہ جنوب کی جانب سے مکہ میں داخل ہوں۔ انصار کی قیادت حضرت سعد بن عبادہ کو سونپی اور انہیں آپ ﷺ نے حکم دیا کہ وہ مغرب کے راستے مکہ میں داخل ہوں۔ مہاجرین کی قیادت حضرت ابو عبیدہ کو سونپی اور انہیں حکم دیا کہ وہ شمال مغرب کی جانب سے جبل ہند سے گزرتے ہوئے مکہ میں داخل ہوں۔[(39)]

7۔ اچانک حملہ

آپ ﷺ نے قریش مکہ پر نفسیاتی طور پر دباؤ ڈالنے کے لیے ان پر اچانک حملہ کیا۔ یہ قریش مکہ کے لیے غیر متوقع تھا۔ رسول کریم ﷺ نے فتح مکہ میں اپنے ارادوں کو مخفی رکھ کر، سریع الحرکت فوج اور غیر متوقع راستوں پر سفر کرتے ہوئے ان پر اچانک حملہ کر دیا[(40)] کیونکہ اچانک حملہ سے آپ ﷺ کا مقصد یہ تھا کہ دشمن یہ سوچ ہی نہ سکے کہ اسے کیا اقدامات کرنے چاہیے۔ اس طرح قریش مکہ نے لڑائی کے بغیر ہی ہتھیار ڈال دیئے۔

غزوہ حنین میں نفسیاتی جنگ کے پہلو

آپ ﷺ نے غزوہ حنین میں دشمن پر نفسیاتی دباؤ کے جو اقدامات کیے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ آپ ﷺ کا جاسوس بھیجنا

حضور اکرم ﷺ نے بنو ہوازن اور بنو ثقیف کی مسلمانوں کے ساتھ جنگ اور ان پر حملہ کی تیاری کی خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے اس خبر کی تصدیق اور صورت حال جاننے کے لیے عبد اللہ بن ابی حدرد ؓ کو حنین بھیجا۔ وہ جاسوس بن کر حنین کے مقام پر آئے اور کئی روز تک ان کی فوج میں رہ کر صورت حال کا جائزہ لیا۔[41] انہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ساری خبر بیان کی۔

2۔ جنگ کے دوران آپ ﷺ کی اور حضرت عباس ؓ کی پکار

اسلامی لشکر پر جب دشمن کے تیر اندازوں نے اچانک حملہ کر دیا تو اسلامی لشکر منتشر ہو گیا اور اس وقت اس جگہ آپ ﷺ کے ساتھ چند مہاجرین اور اہل خاندان کے سوا کوئی نہیں تھا تو اس شدید بھگدڑ کے باوجود آپ ﷺ کفار کے لشکر کی طرف پیش قدمی کے لیے اپنے خچر کو ایڑ لگا رہے تھے اور ساتھ یہ فرما رہے تھے:

انا النبي لا كذب، انا ابن عبد المطلب[42] ترجمہ: میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں

اس کے بعد حضور اکرم ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس ؓ کو حکم دیا کہ وہ انصار و مہاجرین کو پکاریں تو جب انہوں نے پکارا تو تمام مسلمان آہستہ آہستہ اکٹھے ہو گئے اور جانبازی کے ساتھ لڑے اور جنگ کے میدان کا رنگ بدل گیا۔[43]

3۔ آپ ﷺ کا دشمن کی طرف مٹھی بھر مٹی پھینکنا

آپ ﷺ نے جنگ کے دوران ایک مٹھی بھر مٹی لے کر دشمن کی طرف پھینکی اور فرمایا:

"شَاهَتْ الْوُجُوهُ"[44] چہرے بگڑ جائیں۔

یہ مٹھی بھر مٹی اس طرح پھیلی کہ دشمن کا کوئی ایسا آدمی نہیں تھا جس کی آنکھ اس سے نہ بھر گئی ہو۔ اس سے دشمن کی قوت ٹوٹ گئی۔

4۔ آپ ﷺ کی دعا

آپ ﷺ نے مسلمانوں کے حوصلے بڑھانے کے لیے اور دشمن پر ہیبت ڈالنے کے لیے دعا فرمائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"اللَّهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ"[45] یااللہ اپنی مدد اتار

"انْهَزَمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ انْهَزَمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ"[46]

شکست پائی کافروں نے قسم ہے محمد ﷺ کے مالک کی

5۔ دشمن کا تعاقب

دشمن کے لشکر نے شکست کھانے کے بعد مختلف علاقوں کی طرف رخ کیا۔ ایک گروہ نخلہ کی طرف بھاگا۔ ایک گروہ نے طائف کا رخ کیا اور ایک نے اوطاس کی راہ لی۔ آپ ﷺ نے ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ کی سرگردگی میں دشمن کا تعاقب کرنے کے لیے ایک جماعت اوطاس کی طرف روانہ کی۔ آپ ﷺ نے مسلمانوں کی ایک اور جماعت نخلہ کی طرف بھاگنے والے مشرکین کے تعاقب میں بھیجی اور طائف کی طرف بھاگنے

والے گروہ کے تعاقب میں آپ ﷺ خود روانہ ہوئے۔[47]

6۔ طائف کا محاصرہ

حنین کی شکست خوردہ فوج کا ایک گروہ طائف پہنچا اور اسلحہ اور رسد جمع کر کے قلعہ بند ہو گئے۔ آپ ﷺ دشمن کے لشکر کا تعاقب کرتے ہوئے طائف پہنچے اور قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ اہل طائف نے قلعہ سے تیر اور پتھر برسانے شروع کیے تو اس کے جواب میں مسلمانوں نے بھی سنگ باری کی۔ آپ ﷺ نے محاصرہ کو طول دینا پسند نہ سمجھا اور دشمن پر معاشی دباؤ ڈالنے کے لیے طائف کے باہر باغات کٹوا ڈالے۔[48] یہ گویا انہیں اس بات کا احساس کروانا تھا کہ اسلام دشمنی کی یہ روش ان کی ساری خوشحالی کو برباد کر سکتی ہے۔

غزوہ تبوک میں نفسیاتی جنگ کے پہلو

آپ ﷺ نے غزوہ تبوک میں دشمن پر نفسیاتی دباؤ کے جو اقدامات کیے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ دفاع کی تیاری

رجب 9 ہجری میں شام سے آنے والے ایک قافلہ نے اطلاع دی کہ قیصر نے مسلمانوں سے جنگ کرنے کے لیے فوج جمع کر لی ہے۔ تو آپ ﷺ نے دفاع کی تیاری شروع کر دی۔ آپ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ رومیوں کا مقابلہ حدود عرب سے باہر کیا جائے۔ آپ ﷺ رومی فوج کو سرحد پر روکنا چاہتے تھے تاکہ اسلامی سلطنت عدم استحکام کا شکار نہ ہو۔ آپ ﷺ چاہتے تھے کہ قیصر کی فوج کو عرب میں گھسنے نہیں دیا جائے تاکہ اس سرزمین پر وہ تباہی نہ پھیلائے۔[49]

2۔ منافقین کا پردہ فاش ہونا اور ان کی سازشوں کو ناکام بنانا

اس وقت سخت قحط اور شدت کی گرمی تھی۔ایسے موسم میں لوگوں کا گھر سے نکلنا بہت شاق تھا۔اس جنگ میں منافقین خود بھی جی چراتے تھے اور لوگوں کو بھی جنگ میں جانے سے منع کرتے تھے۔بعض منافقوں نے بعض منافقوں کو گرمی کے موسم میں سفر کرنے سے منع کیا۔منافقین نے اس نازک موقعہ پر مسلمانوں میں بد دلی پھیلانی شروع کر دی۔وہ سب ایک یہودی کے مقام میں جمع ہوتے تھے اور اس مہم کو ناکام بنانے کے لیے سازشیں کرتے تھے۔[50] آپ ﷺ کو جب اس کی خبر ہوئی تو اس مقام کو جلا کر تباہ کر دیا گیا۔

3۔ اسلامی لشکر کا تبوک میں قیام

آپ ﷺ اسلامی لشکر لے کر روانہ ہوئے اور تبوک کے مقام پر خیمہ زن ہوئے۔اب مسلمانوں کو رومیوں کا انتظار تھا کہ وہ آئیں اور جنگ شروع کی جائے۔لیکن رومیوں نے ہمت نہیں کی۔اس طرح ان کی فوج کے نہ آنے سکے باعث یہ جنگ نہ ہوئی۔اس سے مسلمانوں کی قوت کا رعب دشمنوں پر طاری ہو گیا۔آپ نے وہاں بیس دن تک قیام فرمایا۔مسلمان لشکر کے نفسیاتی اثرات کو قبول کرتے ہوئے مختلف حکومتوں کے حکمرانوں نے مسلمانوں سے صلح کر لی۔ایلہ کا سردار یوحنا اور جربا اور اذرح کے عیسائیوں نے جزیہ پر رضامندی ظاہر کی اور یہ لوگ آپ ﷺ کے مطیع ہو گئے۔حاکم اکیدر نے صلح کر لی۔ارد گرد کے کافی قبائل مسلمانوں سے مرعوب ہو گئے۔[51]

خلاصہ کلام

نفسیاتی جنگ ایک بہترین ہتھیار ہے دنیا کے اکثر ممالک اپنے دشمنوں کو شکست دینے کے لیے یہی حکمت عملی اختیار کرتے ہیں۔یہ جنگ ذرائع ابلاغ سے لڑی جاتی ہے اور دشمن کو نفسیاتی طور پر اتنا مجبور کر دیا جاتا ہے کہ وہ لڑنے کے قابل نہ رہتا اوراس کے حوصلے پست کر دیئے جاتے ہیں۔آپ ﷺ کے غزوات میں نفسیاتی جنگ کا بڑا عمل دخل رہا ہے۔ آپ ﷺ نے جنگوں میں نفسیاتی جنگ کی حکمت عملی اختیار فرمائی۔آپ ﷺ نے غزوات میں دشمن کو خوف زدہ اور کمزور کرنے کے لیے بہت سی نفسیاتی چالیں چلیں۔آپ ﷺ کی نفسیاتی چالوں کی وجہ سے دشمن کو شکست ہوئی۔اس حکمت عملی کا یہ بڑا فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اس میں جانی و مالی نقصان سے بھی حفاظت ہو جاتی ہے اور دشمن پر غلبہ بھی ہو جاتا ہے۔اس لیے اس کی اہمیت اور ضرورت کو اجاگر کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

عصر حاضر میں نفسیاتی جنگ کی بہت ضرورت ہے کیونکہ اکثر ممالک نے اپنے دشمنوں کو مختلف نفسیاتی چالوں میں الجھایا ہوا ہے۔مسلم ممالک کو آپ ﷺ کے کردار سے سبق حاصل کر کے دشمن کا مقابلہ کرنا چاہئے اور انہیں ویسی ہی نفسیاتی تدابیر اختیار کرنی چاہیئے جیسی دشمن کو شکست دینے کے لیے آپ ﷺ نے غزوات میں اختیار فرمائیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 international license.

حواشی وحوالہ جات

[1] "Forces.gc.ca". (Journal.forces.gc.ca). Retrieved 2011-05-18.

[2]- Szunyogh, Béla (1955). ***Psychological warfare; an introduction to ideological propaganda and the techniques of psychological warfare.*** United States: (William-Frederick Press). p. 13. Retrieved 2015-02-11.

[3]**The new encyclopaedia Britannica:**Chicago, (encyclopaedia Britannica),1986,vol 9,p 76.

[4]Longly, Robert **An introduction to psychological warfare**,(Thoughtco) ,October 22, 2019

[5] Daughert ,William, EA, **Psychological warefare case book**,(Baltimore) in 1964, p 2,John Hopk.

[6] خلیل، ڈاکٹر محمد، **توضیح الاسلام** ،(علمی کتاب خانہ،اردو بازار، لاہور،2017ء)،ص:159

Khalil, Dr Muhammad , Tauzeeh ul islam ,(Ilmi Kitab Khana,urdu Bazar, Lahore,2017),p.159

[7] ابن ہشام ، ابو محمد عبد الملک ،**سیرۃ ابن ہشام** ، (دار الصحابہ للتراث طنطا ،مصر ،طبع اول،1416ھ-1995م)، 2/ 279

Ibn-ul-Hisham, Abu Muhammad Abdul Malik,Seerat ibn Hisham , (Dar ur Shaba lil Tarash Tanta, Egypt),1st Ed,2/279

[8] ۔ الزہری، محمد بن سعد بن منیع ابو عبداللہ البصری،**الطبقات الکبری**،(دار صادر،بیروت)، 15/2

Al Zuhri,Muhammad bin Sa'ad bin Manih Abu Abdullah albasri,Al Tabqat ul Kubra,(Dar ul sader,Berut),2/15

[9] ابن ہشام ،ابو محمد عبد الملک، **سیرۃ ابن ہشام** ، 2/ 288 ۔

Ibn-e-Hisham , Abu Muhammad Abdul Malik,Seerat ibn Hisham,2/288

[10] ایضا ، 2/ 287۔

Ibid,2/287

[11] النووی، أبو زکریا یحیی بن شرف بن مری ،**المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج**، (دار إحیاء التراث العربی،بیروت، الطبعة الثانیة ،1392ء)،85/12۔

Al Nawawi,Abu Zakria Yahya bin Sahraf bin Marri, Al Minhaj fi Sharh Sahih Muslim ,(Dar ihya alturash al arbi,Berut,2nd Ed,1392).12/85

[12] ابن ہشام ، ابو محمد عبد الملک ،**سیرۃ ابن ہشام** ، 2/ 290

Ibn-e-Hisham , Abu Muhammad Abdul Malik,Seerat ibn Hisham ,2/290

[13] مبارکپوری، صفی الرحمن ،**الرحیق المختوم**، (ادارہ الشوؤن الاسلامیہ،قطر،2007،)ص:220

Mubarakpuri , Safi ur Rahman,Al Raheeq ul Makhtoom,(idara alsuun al Islamia, Qatar, 2007), p.220

[14] ایضا،ص:250

Ibid,p.250

[15] ابن ہشام ، ابو محمد عبد الملک ، **سیرۃ ابن ہشام** ، 3/ 13

Ibn-e-Hisham , Abu Muhammad Abdul Malik,Seerat ibn Hisham,3/13

[16] مبارکپوری، صفی الرحمن ،**الرحیق المختوم**،ص:257

Mubarakpuri , Safi ur Rahman,Al Raheeq ul Makhtoom ,p.257

[17] **نعمانی**، شبلی ،و ندوی ،سلیمان ، **سیرت النبیﷺ** ، (ادارہ اسلامیات پبلشرز، لاہور، ستمبر2002ء) 218/1

Nomani,Shibly and nadvi ,suliman , Seerat Un Nabi , Allama ,(Idara e Islamiyat Publishers, Lahore, Sep 2002),1/218

[18] ابن ہشام ، ابو محمد عبد الملك ، **سيرة ابن ہشام** ، 3/ 67

Ibn-e-Hisham , Abu Muhammad Abdul Malik,Seerat ibn Hisham,3/67

[19] رفیق ,محمد , **تاریخ اسلام**،(اردوبازار،لاہور،2020،)ص:93

Rafiq, Muhammad , Tarikh e Islam,(Urdu Bazar,Lahore,2020),p.93

[20]نعمانی، شبلی ،و ندوی ،سلیمان ، **سیرت النبیﷺ**،241/1

Nomani,Shibly and nadvi ,suliman ,Seerat Un Nabi ,1/241

[21] نعمانی، شبلی ،و ندوی ،سلیمان ، **سیرت النبیﷺ**،245/1

Nomani,Shibly and nadvi ,suliman ,Seerat Un Nabi ,1/245

[22] ابن ہشام ، ابو محمد عبد الملك ، **سيرة ابن ہشام** ، 3/ 218

Ibn-e-Hisham, Abu Muhammad Abdul Malik ,Seerat ibn Hisham,,3/218

[23] مبارکپوری، صفی الرحمن ،**الرحیق المختوم**،ص:313

Al Raheeq ul Makhtoom ,p.313 Mubarakpuri , Safi ur Rahman,

[24] البخاری، أبو عبد الله محمد بن إسماعيل ،**صحيح بخاری**، تحقيق: محمد زہير بن ناصر الناصر،(دار طوق النجاة،الطبعه الأولى، 1422ھ)،كتاب المغازی،باب غزوه الخندق،162/10

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad Bin Ismail, Sahih Bukhari ,Tehqiq: Muhammad zahir Bin Nasir alnasir,(Dar Touq ul Nijat,1st Ed,1422),kitab ul maghazi,bab Ghazwa ul Khandaq,10/162

[25] نعمانی، شبلی ،و ندوی ،سلیمان ، **سیرت النبیﷺ**،275/1

Nomani,Shibly and nadvi ,suliman ,Seerat Un Nabi ,1/275

[26] مبارکپوری، صفی الرحمن ،**الرحیق المختوم**،ص:367

Mubarakpuri , Safi ur Rahman,Al Raheeq ul Makhtoom,p.367

[27] البخاری، أبو عبد الله محمد بن إسماعيل ،**صحيح بخاری**، كتاب المغازی،باب غزوه خيبر،258/10

Sahih Bukhari, kitab ul maghazi,Bab Ghazwa Khaiber,10/258 Bukhari, Abu Abdullah Muhammad Bin Ismail,

[28] ابن ہشام ، ابو محمد عبد الملك ، **سيرة ابن ہشام** ، 3/ 345

Ibn-e-Hisham, Abu Muhammad Abdul Malik ,Seerat ibn Hisham ,3/345

[29] ایضا،15/4

Ibid,4/15

[30] ایضا

Ibid , 4/15

[31] الواقدی، ابو عبد الله محمد بن عمر بن واقد ، **المغازی** ، (عالم الكتب،بيروت)،796/1

Al-Wāqidī,Abu Abdullah Muhammad bin waqid, Al maghāzī,(Alam e Kutab,Berut),1/796

[32] ۔ باشمیل ,محمد احمد ,**اسلام کے فیصلہ کن معرکے فتح مکہ**، متر جم:اختر پوری،(نفیس اکیڈمی ، کراچی) ، دسمبر1984ء ، ص:136

Basmil, Muhammad ahmed ,Islam ky faisala kun maaraky , Mutarjam:Akhtar poori,(nafees Academi,Karachi),Dec 1984,p.136

[33] ۔ البخاری، أبو عبد الله محمد بن إسماعيل ،**صحيح بخاری** ،كتاب المغازی،باب غزوةالفتح،حديث نمبر:4274، 145/5

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad Bin Ismail,Sahih Bukhari, kitab ul maghazi,Bab Ghazwat ul Fatah, Hadith No:4274,5/145

[34] مبارکپوری، صفی الرحمن ،**الرحیق المختوم** ، ص:397

Mubarakpuri , Safi ur Rahman,Al Raheeq ul Makhtoom ,p.397

[35] الزہری، محمد بن سعد بن منیع ابو عبداللہ البصری،**الطبقات الکبری** ، 135/2

Al Zuhri,Muhammad bin Sa'ad bin Manih Abu Abdullah albasri,Al Tabqat ul Kubra,2/135

[36]- الواقدی، ابو عبد الله محمد بن عمر بن واقد ، **المغازی** ،818/2

Al-Wāqidī,Abu Abdullah Muhammad bin waqid,Al maghāzī ,2/818

[37]- البخاری، أبو عبد الله محمد بن إسماعیل ،**صحیح بخاری**،کتاب المغازی،باب این رکز النبی صلی الله علیه وسلم الرایة،حدیث نمبر:4280، 146/5

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad Bin Ismail,Sahih Bukhari, kitab ul maghazi,Bab Ain a rakaza al Nabi PBUH, Hadith No:4280,5/146

[38] ابن ہشام ، ابو محمد عبد الملک ، **سیرة ابن ہشام**،24/4

Ibn-e-Hisham, Abu Muhammad Abdul Malik ,Seerat ibn Hisham,4/24

[39] طبری ، محمد بن جریر ،تاریخ الامم و الرسل والملوک ، (دار الکتب العلمیه،بیروت،طبع اول ، 1407ھ)، 2/ 159

Ṭabarī , Muhammad bi Jarir , Taʾrīkh al umam wa-rusul wa-l-mulūk,(Dar ul Kutub al ilmiya, Berut, 1st Ed,1407),2/159.

[40]- ابن ہشام ، ابو محمد عبد الملک ، سیرة ابن ہشام، 15/4

Ibn-e-Hisham, Abu Muhammad Abdul Malik ,Seerat ibn Hisham ,4/15

[41] **نعمانی**، شبلی ،و ندوی ،سلیمان ، **سیرت النبیﷺ**،301/1

Nomani,Shibly and nadvi ,suliman ,Seerat Un Nabi ,1/301

[42] البخاری، أبو عبد الله محمد بن إسماعیل ،**صحیح بخاری** ،کتاب المغازی،باب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَی وَيَوْمَ حُنَيْنٍ ،حدیث نمبر:4315، 377/10

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad Bin Ismail,Sahih Bukhari, kitab ul maghazi,Bab Qol Allah Tallah wa yoom e Hunain, Hadith No:4315,10/377

[43] مبارکپوری، صفی الرحمن ،**الرحیق المختوم** ، ص:416

Al Raheeq ul Makhtoom ,p.416 Mubarakpuri , Safi ur Rahman,

[44] نیشاپوری،مسلم بن حجاج،**صحیح مسلم**، (موقع الاسلام)کتاب الجہاد والسیر،باب فی غزوہ حنین ،حدیث نمبر:3328، 243/9

Nishapori,Muslim Bin Hijjaj ,Sahih Muslim ,(Moqa ul Islam) , kitab al Jihad wa alseer,Bab fi Ghazwah e Hunain, Hadith No:3328,9/243

[45] ایضا ،حدیث نمبر:3326، 241/9

Ibid,Hadith No:3326,1/319

[46] ایضا ،حدیث نمبر:3324، 239/9

Ibid,Hadith No:3324,9/239

[47] مبارکپوری، صفی الرحمن ،**الرحیق المختوم** ، ص:417

Mubarakpuri , Safi ur Rahman,Al Raheeq ul Makhtoom ,p.417

[48] ابن ہشام ، ابو محمد عبد الملک ، **سیرة ابن ہشام**، 136/4

Ibn-e-Hisham , Abu Muhammad Abdul Malik,Seerat ibn Hisham ,4/136

[49] صدیقی، نعیم ،**محسن انسانیت**، (الفیصل ناشران و تاجران ،اردو بازار ،لاہور)،ص:417

Siddiqui, Naeem, Mohsin e Insaniyat ,Al faisal nasran wa tajran,urdu bazar Lahore, p:417

[50] **نعمانی**، شبلی ،و ندوی ،سلیمان ، **سیرت النبیﷺ**،318/1

Nomani,Shibly and nadvi ,suliman ,Seerat Un Nabi ,1/318

[51] ایضا،319/1